عبرت انگیز واقعات وارشادات پر مشتمل حسین گلدستہ

اسباقِ عبرت

از

توحید احمد خاں رضوی

تحسینی فاؤنڈیشن
مسجد سلطان جہاں، چک محمود، تحسینی نگر، پرانا شہر، بریلی شریف

عبرت انگیز واقعات و ارشادات پر

مشتمل حسین گلدستہ

اسباقِ عبرت

از: توحید احمد خاں رضوی

ناشر

تحسینی فاؤنڈیشن

مسجد سلطان جہاں، چک محمود، تحسینی نگر، پرانا شہر، بریلی شریف

موبائل نمبر: 9897460733, 7417998845

دعائیہ کلمات

از: حضرت علامہ محمد خورشید احمد صاحب مصباحی

صدرالمدرسین جامعہ تحسینیہ ضیاء العلوم،

کانکر ٹولہ، بریلی شریف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مولانا توحید احمد خان رضوی سلمہ کا یہ کتابچہ جو کہ وعظ ونصیحت پر مشتمل ہے، ماشاءاللہ بہت خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول فرمائے اوراس کے ذریعہ لوگوں کوزیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مؤلف موصوف کی دینی خدمات کوقبول فرمائے اوران کو زیادہ سے زیادہ دین حق کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ امین۔

محمد خورشید احمد مصباحی

الحمد للّٰہ رب العٰلمین وا لصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اس فانی دنیا میں کسی کو ہمیشہ نہیں رہنا ہے بلکہ اک نہ اک دن ہر کسی کو یہ دنیا چھوڑ کر آخرت کا سفر طے کرنا ہے۔ مگر پھر بھی غافل لوگ اس فانی دنیا کی چندروزہ عیش وعشرت کی وجہ سے مسرور، موت کی سختیوں سے غافل اور دنیا کی لذتوں میں بد مست ہیں، اہل وعیال کی چندروزہ انسیت اور دوستوں کی وقتی محبت میں اندھیری قبر کی تنہائیوں کو بھولے بیٹھے ہیں۔ مگر اچانک موت کا فرشتہ آئے گا اور ان کی ساری امیدیں خاک میں مل کر رہ جائیں گی۔

کامیاب شخص وہی ہے جو موت سے پہلے خواب غفلت سے بیدار ہو جائے، گناہوں سے نفرت کرنے لگے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے اطاعت الٰہی میں مشغول ہو جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین۔

دنیا کی زندگی کا دھوکا

افسوس ہے اس شخص پر جو چند روزہ دنیا کی زندگی کے دھوکے میں پڑ کر موت کی سختیوں، قبر کی تاریکیوں، اور حساب وکتاب کو بھول جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا کے دھوکے سے بچنے کے لئے لوگوں کو تنبیہ فرماتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے:

يٰاَيُّهَاالنَّاسُ اِنَّ وَعُدَاللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمَ الُحَيٰوةُالدُّنُيَاوَلَا يَغُرَّنَّكُمُ بِاللّٰهِ الُغَرُوُرُ۔

(پ ۲۲، سورۂ فاطر، اٰیت ۵)

ترجمہ: اے لوگو بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمھیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا افریبی (یعنی شیطان)۔

اللہ عزوجل نے اس آیت میں بندوں کو تنبیہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچ ہے، مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اور ہر ایک کو اپنے اعمال کا حساب کتاب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دینا ہے تو ایسا نہ کرنا کہ دنیا کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ۔

نقصان میں کون؟

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ.

(پ ۲۸، سورۂ منافقون، آیت ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ ایسا نہ ہو کہ تم دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کر دو اور مال کی محبت میں اپنے حال (انجام) کی پرواہ نہ کرو اور اولاد کی خوشی کے لئے آخرت کی راحتوں سے غافل رہو۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ جو ایسا کرے یعنی اس فانی دنیا کے پیچھے آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کرے وہی گھاٹے میں ہے۔

اور فرماتا ہے:

اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ. وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ.

(پ ۲۸، سورۂ تغابن، آیت ۱۵)

ترجمہ: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں۔ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

محاسبۂ نفس

انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نفس کے محاسبہ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ. واتَّقُوا اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ.

(پ ۲۸، سورۂ حشر، آیت ۱۸)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو، اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان اپنے گذشتہ اعمال کا محاسبہ کرے۔ اسی لئے حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ ہو، تم خود اپنا محاسبہ کرلو اور اس سے پہلے کہ تمہارے اعمال تولے جائیں تم خود اپنے اعمال تول لو''۔

محاسبۂ نفس اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب رات ہوتی تو امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قدموں پر چابک مارتے اور اپنے نفس سے کہتے تو نے آج کیا عمل کیا؟

ذرا غور کیجئے! امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حیات ہی میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دے دی تھی، وہ اپنے نفس کا کس طرح محاسبہ فرما رہے ہیں۔ اور ہم خطا کار سیہ کار انسانوں کا کیا حال ہے، رات ودن غفلت میں گذار رہے ہیں پھر بھی اپنے نفس کا محاسبہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف

سچا اور کامل مومن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مغفرت کی امید رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی رہے۔

ارشاد ربانی ہے:

فَلاَ تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ.

(پ۶، سورۂ مائدہ، اٰیت ۴۴)

ترجمہ: لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو۔

رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی بندہ خوف الٰہی سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کو ہلانے سے اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔ (الترغیب والترہیب)

مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سات آدمیوں کا ذکر فرمایا کہ جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا، ان میں

سے ایک وہ آدمی ہے جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور وعید کو یاد کیا اور اپنے قصور کو یاد کر کے خوف الٰہی سے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، اور خوف الٰہی کی وجہ سے وہ نافرمانی اور گناہوں سے کنارہ کش ہوگیا۔ (صحیح بخاری شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو آدھی رات میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جس نے راہ خدا میں نگہبانی کرتے ہوئے رات گذاری"۔ (سنن ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی مگر جو آنکھ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رک گئی، جو آنکھ راہ خدا میں بیدار ہوئی اور جس آنکھ سے خوف الٰہی کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلا وہ رونے سے محفوظ رہے گی"۔

(الترغیب والترہیب)

جن بندوں کے اندر خشیت الٰہی ہے اللہ تعالیٰ ان کو بشارت دیتے ہوئے ارشاد فرمارہا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ. ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّهٗ۔

(پ:۳۰، سورۂ بینه، اٰیت۸)

ترجمہ: اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے (اللہ تعالیٰ سے) یہ اس کے لئے

جو اپنے رب سے ڈرے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى.

(پ:۳۰، سورۂ اعلیٰ، آیت ۱۰)

ترجمہ: عنقریب نصیحت مانے گا (وہ) جو ڈرتا ہے۔

نفس کے ساتھ جہاد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے

افضل الجھاد جھاد النفس (بیہقی)

نفس کے ساتھ جہاد بہترین جہاد ہے۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب جہاد سے واپس آتے تو کہتے ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ آئے ہیں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نفس، شیطان اور خواہشات سے جہاد کو کفار کے ساتھ جہاد کرنے سے چند وجہوں سے اکبر اور عظیم کہا۔ ایک تو یہ کہ نفس کے ساتھ جہاد ہمیشہ جاری رہتا ہے اور کفار کے ساتھ کبھی کبھی ہوتا ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ کفار کے ساتھ جہاد میں غازی اپنے دشمن کو سامنے دیکھتا رہتا ہے مگر شیطان نظر

نہیں آتا ہے اور دکھائی دینے والے دشمن کے مقابلے چھپ کر وار کرنے والے دشمن سے لڑائی زیادہ سخت ہوتی ہے، تیسری وجہ یہ ہے کہ کافر کے ساتھ غازی کی ہمدردیاں بالکل نہیں ہوتیں اور شیطان کے ساتھ جہاد کرنے میں نفس اور خواہشات شیطان کی حامی قوتوں میں شمار ہوتے ہیں۔

مسلمانو! یہ دنیا چند روزہ ہے اس کی رنگینیوں میں مست ہوکر اپنی آخرت برباد مت کرو، ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو، اس کو نیکیوں پر ابھارتے رہو اور برائیوں سے اس کو روکتے رہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ خواہشات سے باز رہنے والوں کو جنت کی بشارت دیتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى.

(پ۳۰، سورۂ نازعات، اٰیت ۴۰ و ۴۱)

ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔

اور فرما رہا ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ. (پ۲۷، سورۂ رحمٰن، اٰیت ۴۶)

ترجمہ: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

موت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے

اکثرو من ذکر ھازم اللذات (سنن ترمذی)

لذتوں کو مٹانے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

اس فرمان میں موت کا کثرت سے ذکر کرنے کو کہا گیا ہے تا کہ انسان موت کو یاد کر کے دنیا کی فانی لذتوں سے کنارہ کش ہو جائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا مطیع وفرمانبردار بندہ بن جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''موت کو کثرت سے یاد کرو اس سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی بڑھتی ہے''۔ (کنز العمال)

ہوشیار کون؟

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں دسواں شخص تھا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھا، ایک انصاری جوان نے پوچھا یا رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سب سے زیادہ باعزت اور ہوشیار کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو موت کو بہت یاد کرتا ہے اور اس کے لئے زبردست تیاری کرتا ہے وہ ہوشیار ہے اور ایسے ہی لوگ دنیا اور آخرت میں باعزت ہوتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ)

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ آپ نے ایسی جماعت کو دیکھا جو ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: موت کو یاد کرو، رب ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جو میں جانتا ہوں اگر وہ تمھیں معلوم ہو جائے تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

(احیاء العلوم)

موت کی سختی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے بعض کافروں نے آپ سے کہا کہ آپ تو فوراً مرے ہوئے کو زندہ کردیا کرتے ہیں کیا پتا وہ نہ بھی مرا ہو، کسی پہلے زمانے کے مردہ کو زندہ کر کے دکھاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم خود ہی بتاؤ کہ کس مردہ کو زندہ کروں، انہوں نے کہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کو زندہ کر کے دکھاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی قبر پر تشریف لائے آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی، وہ خدا کے حکم سے زندہ ہو گئے۔ تو حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے دیکھا کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔ آپ نے فرمایا! اے سام یہ سفیدی کیسی ہے یہ آپ کے زمانے میں تو نہیں تھی۔ انہوں نے کہا جب میں نے آپ کی آواز سنی تو میں سمجھا کہ شاید قیامت قائم ہوگئی، قیامت کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہیں انتقال کئے ہوئے کتنے برس ہو گئے؟ وہ بولے کہ پورے چار ہزار برس اور اب تک موت کی تلخی اور نزع کے وقت کی تکلیف اور بے چینی باقی ہے۔

(درۃ الواعظین)

ذرا غور کرو کہ نزع کے وقت انسان کو کتنی تکلیف ہوتی ہے کہ چار ہزار سال کا لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی نزع کے وقت کی تکلیف اور بے چینی نہ گئی۔

فرمان نبوی ہے ”اگر تمہاری طرح جانور موت کو جان لیتے تو ان میں کوئی موٹا جانور کھانے کو نہ ملتا“۔ (کنز العمال)

یعنی موت کا جتنا علم انسان کو ہے اگر اتنا علم جانوروں کو ہوتا تو وہ سب موت کے خوف سے سوکھ جاتے اور کوئی موٹا جانور کھانے کو نہ ملتا۔

قبر کے حالات

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا

خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

انسان کو اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی جس منزل کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ قبر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔

(پ:۳۰، سورۂ تکاثر، آیت ۱)

ترجمہ: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھ لیا۔

فرمان نبوی ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے اے انسان! تجھ پر افسوس ہے، تجھے میرے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا تھا؟ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں آزمائشوں اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، جب تو مجھ پر سے آگے پیچھے قدم رکھتا گذرا کرتا تھا تو تجھے کون سا غرور گھیرے ہوتا تھا؟ اگر میت نیک ہوتی ہے تو اس کی طرف سے کوئی جواب دینے والا قبر کو جواب دیتا ہے: کیا تجھے معلوم نہیں ہے یہ شخص نیکیوں کا حکم دیتا اور برائیوں سے روکا کرتا تھا۔ قبر کہتی ہے جب

تو میں اس کے لئے سبزے میں تبدیل ہو جاؤ نگی، اس کا جسم نورانی بن جائے گا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے قرب رحمت میں جائے گی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

محمد بن صبیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسے عذاب دیا جاتا ہے تو اس کے قریبی مردے کہتے ہیں اے اپنے بھائیوں اور ہمسایوں کے بعد دنیا میں رہنے والے! کیا تو نے ہمارے جانے سے کوئی نصیحت حاصل نہ کی اور تیرے سامنے ہمارا مر کر قبروں میں دفن ہو جانا کوئی قابل غور بات نہ تھی؟ تو نے ہماری موت سے ہمارے اعمال ختم ہوتے دیکھے، لیکن تو زندہ رہا اور تجھے عمل کرنے کی مہلت دی گئی مگر تو نے اس مہلت کو غنیمت نہ جانا اور نیک اعمال نہ کیے۔ اور اس سے زمین کا وہ ٹکڑا کہتا ہے اے ظاہری دنیا پر اترانے والے! تو نے اپنے ان رشتہ داروں سے عبرت کیوں نہ حاصل کی جو دنیاوی نعمتوں پر اترایا کرتے تھے مگر وہ تیرے سامنے میرے پیٹ میں گم ہو گئے۔ ان کی موت انھیں قبروں میں لے آئی اور تو نے انھیں کندھوں پر سوار ہو کر اس منزل کی طرف آتے دیکھا کہ جس سے کوئی راہ فرار نہیں ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

مسلمانو! نہ معلوم کس وقت موت کا فرشتہ آ جائے اور ہمیں اس فانی دنیا کو الوداع کہنا پڑے۔ ابھی جو مہلت ہے اس مہلت کو غنیمت جانو۔ نیک اعمال کرو اور برائیوں سے بچو اور بچاؤ۔

قبر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے تھے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کسی نے کہا (اے امیر المونین) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں؟

تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر کبھی میں نے دیکھا ہی نہیں۔ (مشکوٰۃ)

ذرا سوچو! حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہیں جن کا ہر لمحہ ذکر الٰہی میں گذرا کرتا تھا۔ اس کے باوجود بھی وہ عذاب قبر کے خوف سے اتنا روتے تھے کہ آنسوؤں سے داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ اور ایک ہم ہیں کہ نیکیاں تو درکنار برائیوں سے باز نہیں آتے۔ کاش کہ ہم غور کریں، غفلت کی نیند سے بیدار ہوں، برائیوں سے باز آئیں اور دوسروں کو باز رکھیں اور دنیا کی رنگینیوں کو چھوڑ کر آخرت کی تیاری کریں۔

جہنم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَاداً. لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰباً. لّٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَاباً. لَّا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْداً وَلَا شَرَاباً. اِلَّا حَمِيْماً وَّ غَسَّاقاً. جَزَاءً وِّفَاقاً. اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَاباً.

(پ ۳۰، سورۂ نبا، آیت ۲۱ تا ۲۵)

ترجمہ: بے شک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانہ۔ اس میں قرنوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلہ۔ بے شک انہیں حساب کا خوف نہ تھا۔

جہنم ایک تاریک اور تکلیف دہ گھر ہے، جتنی بھی آفتیں، مصیبتیں اور تکلیفیں ہوسکتی ہیں وہ سب اس میں ہیں۔ انسان جس قدر بھی دوزخ کی آفتوں، مصیبتوں اور تکلیفوں کے بارے میں سوچ سکتا ہے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے عذاب کا ایک چھوٹا سا حصہ ہوگا۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہنم سے ڈرنے اور اس سے بچنے اور بچانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ.

(پ ۱، سورۂ بقرۃ، آیت ۲۴)

اور فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَاراً وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ.

(پ۲۸، سورۂ تحریم، اٰیت ٦)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں. اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے۔ جہنم کہتا ہے اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے۔

آتش جہنم کی ہولناکیاں

حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایسے وقت میں تشریف لائے کہ اس وقت میں اس سے قبل نہیں آتے تھے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا جبرئیل! کیا بات ہے؟ میں تم کو متغیر دیکھ رہا ہوں۔ جبرئیل نے عرض کی میں اس وقت آپ کے پاس آیا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو دہکانے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا جبرئیل مجھے

اس آگ یا جہنم کے بارے میں بتاؤ۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو دہکانے کا حکم دیا اور اس میں ایک ہزار سال تک آگ دہکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر اسے ہزار سال تک مزید بھڑکانے کا حکم ملا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر اسے حکم خداوندی سے ہزار سال تک اور بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ بالکل سیاہ ہوگئی۔ اب وہ سیاہ اور تاریک ہے، نہ اس میں چنگاری روشن ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا بھڑکنا ختم ہوتا ہے اور نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے، اگر سوئی کے ناکے کے برابر بھی جہنم کو کھول دیا جائے تو تمام اہل زمین فنا ہو جائیں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، اگر جہنم کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ دنیا والوں پر ظاہر ہو جائے تو زمین کی تمام مخلوق اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر جہنم کی زنجیروں کا ایک حلقہ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کیا ہے، دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے، تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور وہ حلقہ تحت الثریٰ میں جا ٹھہرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا بس جبرئیل بس۔ اتنا تذکرہ ہی کافی ہے، میرے لئے یہ بات انتہائی پریشان کن ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ تب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرئیل کو دیکھا، وہ رو

رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جبرئیل! تم کیوں روتے ہو حالانکہ تمہارا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑا مقام ہے۔ جبرئیل نے عرض کی میں کیوں نہ روؤں؟ میں ہی رونے کا زیادہ حقدار ہوں، کیا خبر علم خدا میں میرا اس مقام کے علاوہ کوئی اور مقام ہو، کیا خبر مجھے کہیں ابلیس کی طرح نہ آزمایا جائے وہ بھی تو فرشتوں میں رہتا تھا اور کیا خبر مجھے ہاروت ماروت کی طرح آزمائش میں نہ ڈال دیا جائے۔ تب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام دونوں اشک بار ہو گئے اور یہ اشک برابر جاری رہے یہاں تک کہ آواز آئی اے جبرئیل! اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کر لیا ہے۔ پس اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔

(الترغیب والترہیب ج ۴، واخرجہ الطبرانی فی الاوسط)

مسلمانو! جہنم کی ہولناکیوں پر غور کرو اور اس سے پناہ مانگو۔ اور بچو ان کاموں سے جن کا بدلہ جہنم ہے۔ اگر تمہیں آگ کے جلانے پر کوئی شک ہے تو ذرا اپنی انگلی اس دنیاوی آگ میں ڈال کر دیکھو تو تمہیں پتا چل جائے گا۔ جبکہ اس دنیاوی آگ کو جہنم کی آگ سے کوئی نسبت نہیں، لیکن سوچو تو جب یہ دنیا کی آگ کا ایک کوئلہ اگر تمہارے جسم پر لگ جائے تو تم چیخنے چلانے لگو اور یہ آگ دنیا کے سخت ترین عذاب میں شمار کی جاتی ہے تو اس جہنم کی آگ کا کیا عالم ہوگا جس سے یہ دنیا کی آگ بھی پناہ مانگتی ہے۔ الامان والحفیظ

جہنم کے عذاب

جہنمیوں کو جہنم میں طرح طرح کے عذابوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان عذابوں پر غور کرو اور عبرت حاصل کرو۔ اور بچو ان کاموں سے جن کاموں کی وجہ سے یہ عذاب دیا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کو اکثر یاد کیا کرو کیوں کہ اس کی گرمی سخت، اس کی گہرائی بے حد اور اس میں لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔

(سنن ترمذی)

مروی ہے کہ اگر جہنم کا ہتھوڑا جو لوہے سے تیار کیا ہوا ہے، زمین پر رکھ دیا جائے اور جن و انسان مل کر اسے اٹھانا چاہیں تو اسے اٹھا نہیں سکیں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین)

جہنم میں بہت بڑے بڑے سانپ اور بختی اونٹ کے برابر بچھو ہوں گے جو اگر ایک بار کاٹ لے تو اس سے درد، جلن اور بے چینی ہزار سال تک رہے۔ جہنمیوں کو تلچھٹ کی طرح بہت کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ جیسے ہی اس پانی کو منھ کے قریب لے جائیں گے اس کی گرمی اور تیزی سے چہرے کی کھال جل کر گر جائے گی۔ گرم پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا اور جہنمیوں کے بدن سے نکلی ہوئی پیپ انہیں پلائی جائے گی۔ کانٹے دار تھوہڑ انہیں کھانے کو دیا جائے گا وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس

کی ایک بوند دنیا میں آجائے تو اس کی جلن اور بدبو سے ساری دنیا کا رہن سہن برباد ہو جائے۔ جہنمی جب تھوہڑ کو کھائیں گے تو ان کے گلے میں پھنس جائے گا۔ اسے اتارنے کے لئے جب وہ پانی مانگیں گے تو انہیں وہی تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی طرح کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔ وہ پانی پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا اور آنتیں شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عذاب جہنم سے محفوظ فرمائے۔ امین۔

نماز کی پابندی کیجئے

معلم انسانیت، مخبر صادق، آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جس نے نماز کی پابندی کی تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور، حجت اور نجات کا سبب بنے گی''

(مشکوٰۃ شریف)

اب تک جو بھی بیان ہوا وہ ترہیب پر تھا۔ اسلاف کرام کی اتباع کرتے ہوئے اب ترغیب کے تعلق سے کچھ بیان کیا جارہا ہے۔ کیونکہ ہمارے اسلاف کرام کی اکثر کتابیں جو وعظ ونصیحت پر مشتمل ہیں ان میں ترغیب اور ترہیب دونوں ہی کا بیان ہوتا ہے۔

جنت کا بیان

جنت ایک مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس میں ایسی ایسی نعمتیں رکھی گئی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کوئی ان نعمتوں کا گمان کرسکتا ہے۔

جنت کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف دیکھ لے تو زمین سے آسمان تک روشن ہوجائے، چاند اور سورج کی روشنی ماند پڑ جائے اور پوری دنیا اس کی خوشبو سے بھر جائے۔ کم درجہ کے جنتی کے لئے اسّی ہزار خادم اور بہتّر بیویاں ہوں گی اور ان کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ایک کم درجے کا موتی پوری دنیا کو چمکادے۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذت والے پھل اور کھانے ملیں گے۔ جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے آجائے گا۔ اگر کسی چیز کے پینے کو جی چاہے گا تو اس چیز سے بھرا ہوا گلاس

فوراً ہاتھ میں آجائے گا۔غرضکہ جنتی کو ہر طرح کا آرام، چین وسکون ملے گا۔

آخری بات

یہ سب جو کچھ اوپر بیان ہوا اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کو پڑھ کر عبرت حاصل کریں۔خود بھی نیک اعمال کریں اور دوسروں کو بھی نیکی کی طرف دعوت دیں اور ان کاموں سے بچیں جن کاموں کے بدلے آخرت میں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مسلمانوں! یہ دنیا چند روزہ ہے اس کی محبت میں اپنی آخرت برباد مت کرو۔آج ہی اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرو اور رب کی فرمانبرداری میں لگ جاؤ۔ اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ و صحبہ اجمعین۔ والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔